بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ

الفضل

قادیان

خطبہ نمبر ۴۲

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۳	۷ ماہ نبوت ۱۳۲۴ ہش	یکم ذوالحجہ ۱۳۶۴ ھ	۷ نومبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۶۱

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ... ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو گزشتہ شب سے نقرس کے درد کا دورہ ... حضور چل نہیں سکتے۔ رات کے وقت حرارت بھی ہو جاتی ہے۔ الغرض طبیعت ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

- حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج بھی سر درد اور ضعف کی وجہ ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

- حضرت مولوی شیر علی صاحب کو بندش پیشاب کے عارضہ سے تاحال پوری طرح افاقہ نہیں ہوا۔ ... کی ڈاکٹری اطلاع یہ ہے۔ کہ نصف سے کچھ کم پیشاب خود بخود آجاتا ہے۔ لیکن باقی کیتھیٹر سے نکالنا پڑتا ... احباب حضرت مولوی صاحب کی کامل صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

- صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو آج بخار سے افاقہ ہے کامل صحت کے لئے دعا کی جائے۔

- جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے کو ناظر تعلیم و تربیت مقرر کیا گیا ہے۔ اور مکرم مولوی محمد ... صاحب اعجاز پرائیویٹ سیکرٹری کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

- مکرم مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ڈیرہ دون میں مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد واپس آ...

خطبہ جمعہ

مختلف علاقوں میں تبلیغ وسیع کرنیکے لئے مختلف زبانوں کے مبلغ تیار کئے جائیں

مختلف صوبوں کی احمدی جماعتیں اس کے لئے آدمی منتخب کریں

تمام ہندوستان میں ایک نظام کے ماتحت جلسے کئے جائیں

تجارت کے لئے زندگیاں وقف کرنیوالے گھبرائیں نہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲ ماہ نبوت ۱۳۲۴ ہش مطابق ۲ نومبر ۱۹۴۵ء

مرتبہ۔ عبدالکریم صاحب

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ہمارا ملک

ایک برّاعظم کی حیثیت رکھتا ہے جس میں ۴۰ کروڑ کے قریب آدمی بستے ہیں۔ اور آٹھ دس ایسی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ جو کروڑوں آدمیوں میں استعمال ہوتی ہیں۔ مثلاً پنجابی۔ اردو انگریزی۔ ہندی۔ بنگالی۔ تامل۔ مرہٹی۔ گجراتی۔ یہ آٹھ زبانیں ہیں۔ پہلے برما ہندوستان میں شامل تھا۔ لیکن اب اسے الگ کر دیا گیا ہے اگر برمی زبان کو بھی شامل کر لیا جائے۔ تو

نو زبانیں

ایسی ہیں۔ جو کروڑوں لوگوں میں بولی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ایسی زبانیں جو پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ۔ ستر ستر۔ اسی اسی لاکھ تک کی تعداد رکھنے والے آدمیوں میں بولی جاتی ہیں ان کے علاوہ ہیں۔ مثلاً سرحد میں پشتو۔ سندھ میں سندھی۔ اڑیسہ میں اڑیہ اسی طرح تلنگو وغیرہ زبانیں جو مدراس۔ حیدرآباد اور اس کے ملحقہ علاقوں میں بولی جاتی ہیں۔ ایسی ہیں جو چالیس پچاس لاکھ سے لے کر ستر۔ اسی لاکھ تک کی تعداد رکھنے والے لوگوں میں بولی جاتی ہیں۔ اور دنیا کی کئی آزاد حکومتیں ایسی ہیں۔ جن کی آبادی اتنی ہی ہے۔ پس

ہمارا ملک ایک برّاعظم ہے

اور جہاں باقی دنیا میں تبلیغ کرنا ہمارے ذمہ ہے۔ وہاں ہندوستان میں تبلیغ کے سلسلہ کو وسیع کرنا بھی ہمارے اہم فرائض میں شامل ہے اردو زبان میں ہم ایک محدود دائرہ میں تبلیغ کر سکتے ہیں۔ انگریزی زبان میں بھی صرف تعلیم یافتہ طبقہ میں جو کروڑ دو کروڑ ہے ہم تبلیغ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح بنگالی۔ ہندی۔ مرہٹی۔ گجراتی۔ اور تامل وغیرہ زبانوں میں سے کسی زبان میں بھی ہم

سارے ہندوستان کو خطاب

نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ زبانیں ایک ایک یا دو دو صوبوں میں بولی جاتی ہیں۔ یا پھر ان زبانوں کے ذریعہ چند ریاستوں میں ہم تبلیغ کر سکتے ہیں۔ ورنہ ان میں سے کوئی ایک زبان بھی ایسی نہیں۔ جو تبلیغ کے لحاظ سے سارے ہندوستان میں کام آ سکے۔ یوں

اردو زبان

قریباً ہر جگہ اس حد تک سمجھی جاتی ہے۔ کہ انسان اس کے ذریعہ سے گزارہ کر سکتا ہے۔ مثلاً کسی نے تھوڑا بہت سودا خریدنا ہو۔ یا راستہ پوچھنا ہو۔ تو ایسے کاموں میں وہ ہر جگہ کام آ سکتی ہے۔ اسی طرح ایسے کاموں میں

انگریزی زبان

بھی تھوڑی بہت ہر جگہ کام آ جاتی ہے۔ جہاں بھی چلے جاؤ سرکاری ملازم اور پولیس کے آدمی مل جائیں گے۔ جو تھوڑی بہت انگریزی جانتے ہوں گے۔ مگر تبلیغ میں تو لمبے اور وسیع اور باریک مضامین بیان کرنے ہوتے ہیں۔ کسی سے یہ کہہ دینا کہ مہربانی کر کے راستہ بتا دو یا یہ پوچھنا کہ تمہارے پاس ڈاک خانہ کے ٹکٹ ہیں یا نہیں۔ یا یہ کہنا کہ میرا لفافہ رجسٹری کر دو۔ یہ اور چیز ہے۔ لیکن کسی کے سامنے ہستی باری تعالیٰ پر مضمون پیش کرنا ملائکہ کے وجود پر دلائل دینا۔ انبیاء کی آمد کے متعلق لوگوں کے سامنے معلومات رکھنا قرآن شریف کی خوبیوں اور اس کے معارف پیش کرنا یہ بالکل اور بات ہے۔ ڈاکخانہ کا ہر بابو اتنی انگریزی جانتا ہے۔ کہ میں وہ بتا دے۔ کہ اس کے پاس ٹکٹیں ہیں یا نہیں لفافہ پر کتنے کے ٹکٹ لگانے چاہئیں کس وقت جاتی ہے۔ ایسی چھوٹی موٹی بات وہ انگریزی زبان میں کر سکتا ہے۔ لیکن اس

انگریزی میں تبلیغ

کر کے مذہب نہیں سکھایا جا سکتا۔ انگریزی میں تبلیغ کر کے مذہب کی باتیں اسی شخص کو سمجھائی جا سکتی ہیں۔ جو انگریزی کا اچھا عالم ہو۔ مگر گریجوایٹ ہو۔ یا ایف۔ اے ہی ہو۔ لیکن وہ ایسی صحبت میں رہا ہو۔ جہاں انگریزی زبان بولی جاتی ہو۔ اور اگر کوئی شخص اور اردو جانتا ہو۔ تو پھر اس کی زبان میں بات سمجھانی پڑے گی۔ اس لئے ہندوستان کا کوئی علاقہ بھی ایسا نہیں۔ جس کی زبان ہم نظر انداز کر سکیں۔

اڑیہ زبان

بڑی زبان نہیں۔ مگر پھر بھی چالیس پچاس لاکھ آدمیوں کی زبان ہے۔ وہاں نہ اردو میں تبلیغ کی جا سکتی ہے۔ نہ انگریزی میں نہ بنگالی میں اور نہ کسی اور زبان میں اگر کی جا سکتی ہے تو صرف اڑیہ میں اس علاقہ میں کچھ انگریزی جاننے والے بھی نکل آئیں گے کچھ اردو جاننے والے بھی نکل آئیں گے۔ لیکن تھوڑے۔ سارا ملک اڑیہ ہی جانتا ہے اور انگریزی سے بہت کم لوگوں کو مس ہے

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

اس لئے ان کو باتیں سمجھانے کے لئے اڑیہ زبان میں ہی گفتگو کرنی ضروری ہوگی - اسی طرح پنجاب کے شہروں میں چلے جاؤ - انگریزی میں تقریر کرو تو امرتسر میں مقبول ہوجائیگی لاہور میں مقبول ہوجائے گی - اسی طرح اور بڑے بڑے شہروں میں مقبول ہوجائے گی - اردو میں تقریر کرو تو ایسے ہی شہروں کے لوگ پسند کرینگے - لیکن اگر گاؤں میں چلے جاؤ تو بہت سے گاؤں ایسے ہونگے جہاں اردو کی تقریر کامیاب نہیں ہوگی - سب سے زیادہ اردو سے وابستگی رکھنے والی ہماری جماعت ہے - وہ ہمیشہ ہماری باتیں اُردو میں ہی سننے کی عادی ہے مگر قریباً ہر جلسہ پر میرے پاس گاؤں کے رہنے والے دوست شکایت کیا کرتے ہیں کہ کوئی نہ کوئی تقریر پنجابی میں بھی ہونی چاہئے تا اچھی طرح مسائل سمجھ میں آسکیں

اردو میں تقریر

سمجھ تو لیتے ہیں - مگر اسی طرح سمجھتے ہیں ... طرح بنگالی آدمی کا معدہ روٹی پچا سکتا ہے روٹی کو ہضم تو کر لیگا - لیکن وہ اُس کے ... چاول کا قائم مقام نہیں ہوگی - جیسے ہمارے ... میں کہتے ہیں - کہ "انگ نہیں لگتی" اسی طرح ... سے "انگ نہیں لگتی" وہ ان چیزوں سے ... تو اٹھا لے گا لیکن چونکہ وہ ایک خاص چیز ... عادی ہوتا ہے - اس لئے وہ اسی میں حقیقی ... اٹھا سکتا ہے کسی دوسری چیز میں نہیں ... وہ آدمی جو پنجابی سننے کے عادی ہوتے ہیں - اردو کی بات اس طرح ان کے دل میں گڑ جاتی ... جس طرح پنجابی اُن کے دل میں گڑ جاتی ... - پنجاب کی جو مستورات ہمارے جلسہ ... زنانہ پر آتی ہیں - ان کی ہمیشہ یہ درخواست ... تی ہے - کہ رات کے وقت جہاں جہاں ... ہوں وہاں کوئی پنجابی مولوی تقریر کے ... لئے بھیجا جائے - اور اگر کوئی شخص جا کر ... میں پنجابی میں ڈھولے سنا دیتا ہے ... تقریر کر دیتا ہے - تو کہتی ہیں - اب بات ... طرح سمجھ میں آگئی ہے - اس کے بغیر ان کا ... نہیں بھرتا - پس تمہاری زبان جاننے والا ... تمہاری زبان جاننے کی وجہ سے تمہاری ... تو سمجھ لے گا - لیکن اس کی

پوری تسلی

زبان کے سوا کسی دوسری زبان میں نہیں ہوسکتی - ایک دفعہ ہم کشمیر گئے وہاں

خواجہ کمال الدین صاحب کے بھائی خواجہ جمال الدین صاحب

تعلیم کے انسپکٹر تھے انہوں نے ہماری دعوت کی اور ہمارے پنجابی ہونے کی وجہ سے کھانا وہ پکایا جو پنجاب میں پکتا ہے - جب ہم کھانا کھا رہے تھے تو آہستہ سے دروازہ ہلا اور کسی نے اندر کی طرف جھانکا جب دو - چار دفعہ اسی طرح ہوا تو خواجہ صاحب نے ادھر توجہ کی اور انہیں معلوم ہوا کہ ایک آنکھ جھانک رہی ہے - وہ اٹھ کر دیکھنے گئے کہ کون جھانک رہا ہے تو جس طرح کوئی بڑا آدمی آجائے تو اس سے بڑے تپاک سے ملا جاتا ہے - خواجہ صاحب بھی باہر کھڑے ہوئے شخص سے بڑے تپاک سے کہنے لگے - اندر تشریف لائیے پہلے تو ان صاحب نے کچھ پس وپیش کیا لیکن پھر مان گئے اور اندر آگئے (غالباً وہ موجودہ واعظ صاحب کے بڑے بھائی تھے -) انہوں نے میرے متعلق سنا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے کوئی یہاں آیا ہوا ہے - اس پر باوجود اس کے کہ وہ احمدی نہیں تھے - مجھے دیکھنے کے لئے آگئے (موجودہ میر واعظ تو ہمارے سخت مخالف ہیں لیکن اُن کے بڑے بھائی کا رویہ ہمارے ساتھ اچھا تھا) لیکن اس خوف سے کہ لوگوں کو پتہ نہ لگ جائے انہوں نے اپنے ملازم کو پہلے اندر جھانکنے کے لئے کہا تا معلوم ہو جائے کہ غیر لوگ تو اندر نہیں بیٹھے ان کی خواہش تھی کہ کھڑے کھڑے بات کر کے چلے جائیں جس سے لوگوں کو کچھ خیال نہ ہو اور وہ خیال کریں کہ شاید خواجہ جمال الدین صاحب سے کوئی بات کرنی ہوگی لیکن خواجہ جمال الدین صاحب کے اصرار پر انہیں اندر آنا پڑا - جب وہ بیٹھ گئے تو خواجہ صاحب نے انہیں کہا کہ کھانا کھائیں انہوں نے کہا میں تو کھانا کھا آیا ہوں - اس پر خواجہ صاحب نے کہا یہ تو سٹھ ہے -

سٹھ کے معنے کشمیری زبان میں

روٹی کے ہوتے ہیں - اور یہ لفظ پہلی دفعہ میں نے اسی وقت سنا تھا ان کا مطلب یہ تھا کہ یہ کھانا تو ہے ہی نہیں روٹی ہے - کیونکہ کشمیر میں چاول اصل کھانا سمجھا جاتا ہے - اس پر وہ نو وارد صاحب کھانے میں شامل ہو گئے - اس کے بالمقابل

پنجاب کی اصل غذا

روٹی ہے اس وجہ سے جب کسی گاؤں میں کسی زمیندار کے ہاں چاول پکے ہوں اور کوئی ملنے آجائے اور وہ اسے کھانے کی دعوت دے تو بعض دفعہ آنے والا کہتا ہے - کہ میں کھانا کھا آیا ہوں تو گھر والا کہتا ہے - کہ چاول ہیں کوئی لقمہ کھا لو تو وہ شامل ہو جاتا ہے - اور اکثر گھر والوں سے کم کھا کر نہیں اٹھتا کیونکہ وہ خیال کرتا ہے - کہ یہ تو کھانا نہیں چاول ہیں اس لئے ان کے کھانے سے معدہ پر کوئی خاص بوجھ نہ پڑیگا - یہی حالت زبانوں کی ہوتی ہے -

غیر زبان ناشتہ کے طور پر

تو کام دے جاتی ہے - لیکن اس سے پیٹ نہیں بھرتا - جس طرح چاول کھانے والے کا روٹی سے پیٹ نہیں بھرتا اور روٹی کھانے والے کا چاول سے نہیں بھرتا - اسی طرح ہر زبان والا جب تک اپنی زبان میں باتیں نہ سن لے اُسے مزہ نہیں آتا

تبلیغ کے معنے

یہ ہیں کہ بات دل میں رچ جائے لیکن بات تو اسی وقت دل میں رچتی ہے - جب کہ اس کا مزہ آئے اور جب تک مزہ نہ آئے - اس وقت تک بات دل میں رچے گی نہیں اور بات کا مزہ اسی وقت آسکتا ہے جب کہ گفتگو اپنی زبان میں ہو اس لئے ضروری ہے - کہ ہندوستان کے مختلف علاقوں میں تبلیغ وسیع کرنے کے لئے لوگوں کی زبانوں میں ہی تبلیغ کی جائے مگر جب تک کہ ہمیں ایسے آدمی میسر نہ آئیں جو ان زبانوں سے واقف ہوں - اس وقت تک کم از کم اتنا تو ضرور ہونا چاہئے کہ ہم ان زبانوں میں ان لوگوں تک پہنچنے کی کوشش کریں جن کو کچھ لوگ وہاں کے سمجھ لیتے ہیں +

بنگال میں ہمارے مبلغ ہیں جو بنگالی زبان جانتے ہیں سرحد میں بھی ہمارے ایسے آدمی ہیں جو پشتو میں بڑی اچھی طرح تقریر کر سکتے ہیں سندھ میں بھی ہیں لیکن

گجراتی - مرہٹی اور تامل

بولنے والے لوگ ابھی ہمارے پاس نہیں اسی طرح

اڑیہ

بولنے والے مبلغ بھی ہمارے پاس نہیں

ہندی

جاننے والے مبلغ ہمارے پاس ہیں لیکن وہ ایسی ہندی نہیں جانتے کہ اُن سے تقریروں کی امید کی جا سکے ان علاقوں میں تبلیغ کے لئے انگریزی اور اردو ایک حد تک کام دے سکتی ہیں اور کچھ طبقہ تک اس کے ذریعہ آواز پہنچائی جا سکتی ہے لیکن سب تک نہیں - سب تک تبلیغ پہنچانے کے لئے ضروری ہے - کہ ایسے لوگ ہوں جو ان زبانوں میں تقریریں کر سکتے ہوں اسی لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں سارے ہندوستان میں تبلیغ کرنے کے لئے ہر زبان کو جاننے والے لوگ پیدا کرنے چاہئیں مگر پنجاب میں بیٹھے ہوئے ہم ان علاقوں کے آدمیوں سے واقف نہیں ہوسکتے - اس لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ہماری

مختلف صوبوں کی جماعتیں

اپنے اپنے علاقہ سے کچھ لوگوں کو منتخب کریں جو اپنی زندگیاں اس غرض کے لئے وقف کریں - کچھ تامل جاننے والے ہوں کچھ گجراتی جاننے والے کچھ مرہٹی جاننے والے کچھ کنٹری جاننے والے کچھ اڑیہ جاننے والے کچھ تلنگی جاننے والے اور ضروری نہیں کہ یہ لوگ عالم ہوں کام شروع کرنے کے لئے جو سامان بھی میسر ہو اسے استعمال کیا جا سکتا ہے - ایسے آدمیوں سے بھی کام لیا جا سکتا ہے - جو تھوڑا بہت

اپنی زبان کا علم

رکھتے ہوں - جیسا کہ ہم نے دیہاتی مبلغین کی سکیم بنائی ہے - اسی طرح ان لوگوں کو جو معمولی نوشت وخواند جانتے ہیں تیار کیا جا سکتا ہے -

پہلا قدم

ایسا ہی ہوا کرتا ہے - شروع میں ہی عالموں کا مل جانا بڑا مشکل ہے پس اگر معمولی لکھے پڑھے ہی مل جائیں تو بھی کام چل سکتا ہے - لیکن اگر لکھے پڑھے بھی نہ ملیں تو ان پڑھوں کو بھی

زبانی باتیں

سکھائی جا سکتی ہیں - بنگہ کے ایک دوست

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میاں شیر محمد صاحب

تھے۔ وہ اَن پڑھ آدمی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے۔ وہ فنا فی الدین قسم کے آدمیوں میں سے تھے۔ یکہ چلاتے تھے اور غالباً پھلور سے سواریاں لے کر بنگہ جاتے تھے۔ ان کا طریق تھا۔ کہ سواری کو یکہ میں بٹھا لیتے۔ اور یکہ چلاتے جاتے اور سواریوں سے گفتگو شروع کر دیتے۔ اخبار الحکم منگواتے تھے۔ جیب سے اخبار نکال لیتے اور سواریوں سے پوچھتے۔ آپ میں سے کوئی پڑھا ہوا ہے۔ اگر کوئی پڑھا ہوا ہوتا تو اسے کہتے۔ کہ یہ اخبار میرے نام آئی ہے۔ ذرا اس کو سنا تو دیجئے۔

یکہ میں بیٹھا ہوا آدمی

جھٹکے کھاتا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ اسے کوئی شغل مل جائے۔ وہ خوشی سے پڑھ کر سنانا شروع کر دیتا جب وہ اخبار پڑھنا شروع کرتا تو وہ جرح شروع کر دیتے کہ یہ کیا لکھا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ اس طرح جرح کرتے۔ کہ اس کے ذہن کو سوچ کر جواب دینا پڑتا۔ اور بات اچھی طرح اس کے ذہن نشین ہو جاتی۔ جب انہوں نے مجھے یہ واقعہ سنایا تھا۔ تو اس وقت تک ان کے ذریعہ سے ۷ ورجن سے زیادہ احمدی ہو چکے تھے۔ اس کے بعد بھی وہ کئی سال زندہ رہے ہیں۔ نہ معلوم کتنے آدمی ان کے ذریعہ سے اور اسی طریق پر احمدیت میں داخل ہوئے۔ غرض ضروری نہیں۔ کہ ہمیں کام شروع کرنے کے لئے بڑے بڑے عالم آدمیوں کی ضرورت ہو۔ بلکہ ایسے علاقوں میں جہاں کوئی پڑھا ہوا آدمی نہیں مل سکتا۔ اگر

اَن پڑھ احمدی

مل جائے۔ تو اَن پڑھ ہی ہمارے پاس بھجوایا جائے۔ اس کو زبانی مسائل سمجھائے جا سکتے ہیں۔ تا کام شروع ہو جائے۔ اگر ہم اس انتظار میں رہے کہ عالم آدمی ملیں۔ تو نہ معلوم ان کے آنے تک کتنا زمانہ گزر جائے گا۔ کیونکہ علماء کو مذہب کی باریکیوں میں جانا پڑتا ہے اس لئے ان کو علم حاصل کرنے میں کافی عرصہ لگ جاتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے کہ مذہب میں باریکیاں ہوتی ہیں۔ جن کے سیکھنے کے لئے ایک لمبے عرصہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسلام کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ

اَلدِّینُ یُسْرٌ

یہ دین بڑا آسان بنایا گیا ہے۔ اگرچہ اس میں بڑی بڑی باریکیاں بھی ہیں۔ لیکن یہ اتنا سیدھا سادہ اور آسان ہے۔ کہ ہر آدمی اسکو آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے۔ اور اتنا مؤثر ہے کہ سننے والوں کے دلوں کو موہتا چلا جاتا ہے۔ اصل میں اب جن کے پاس دین رہ گیا ہے وہ غریب ہی ہیں۔ کیونکہ امیروں نے غریبوں کو لوٹ لیا ہے۔ اور ان میں سے اکثر ایسے ہیں۔ جو سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے پاس اب

اللہ ہی اللہ

رہ گیا ہے۔ وہ اسے لینے کے لئے دوڑتے ہیں۔ اور ڈرتے ہیں۔ کہ کہیں یہ بھی ہاتھ سے نہ چلا جائے۔ پہلے غریب ہی صداقت کی طرف آیا کرتے ہیں۔ اور تعلیم سے محروم بھی غریب ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے مختلف جگہوں پر کام کرنے کے لئے اگر اَن پڑھ مل سکیں تو پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ مگر ان کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ جوش رکھنے والے ہوں۔ اور ان میں اخلاص اور تقوےٰ ہو۔ ایک دو کو بلا کر انہیں زبانی تعلیم دلائی جائے۔ اور اگر ہو سکے۔ تو انہیں اردو لکھنا پڑھنا سکھا دیا جائے۔ تاکہ مسائل سیکھنے کے لئے اخبارات اور دوسرے رسالے پڑھ سکیں اور اس طرح اپنا کام چلائیں۔ اسمیں کوئی شبہ نہیں۔ کہ

تبلیغ کی تکمیل کے لئے

ضروری ہے۔ کہ عالم ہوں۔ مگر سوال یہ ہے کہ جو چیز پوری نہ مل سکتی ہو۔ وہ تمام کی تمام چھوڑ دینی بھی تو ٹھیک نہیں۔ عربی میں محاورہ ہے۔ مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ۔ جب ساری چیز نہ مل سکتی ہو۔ تو ساری چیز چھوڑ بھی نہیں دینی چاہیئے۔ ہمارے ملک کے پنجابیوں نے تو اس سے بھی زیادہ کہہ دیا ہے۔ کہ "جاندے چور دی لنگوٹی ہی سہی" یعنی اگر چور بھاگ جاتا ہے۔ اور تم مسروقہ مال میں سے اس سے کچھ نہیں چھین سکتے۔ تو اگر تم نے اس کی لنگوٹی ہی چھین لی ہے۔ تو کچھ نہ کچھ تو حاصل ہو گیا۔ پس ضروری نہیں۔ کہ جب تک بڑے بڑے عالم نہ ہوں تبلیغ کا کام شروع نہ کیا جائے۔ تھوڑے سے مسائل سکھا کر ایک رَو چلا دینی چاہیئے۔ ہاں یاد آ گیا کہ چھوٹی زبانوں میں سے ایک

زبان کشمیری

رہ گئی تھی۔ کشمیری زبان بھی چالیس پچاس لاکھ کے قریب لوگوں میں سمجھی جاتی ہے۔ گو کشمیر میں ہمارے ایک دو مبلغ موجود ہیں۔ مگر اس علاقہ میں بھی اور بہت سے مبلغوں کی ضرورت ہے۔

دفتر دعوت کو چاہیئے

کہ وہ مختلف زبانوں کے مراکز سے خط و کتابت کرے اور احمدی جماعتوں کو تحریک کرے۔ کہ وہ ہر زبان بولنے والے ایک یا دو آدمی دیں۔ خواہ وہ اَن پڑھ ہی ہوں۔ تاکہ اس کام کو شروع کیا جا سکے۔ پس ایک تو یہ کام نہایت ضروری ہے۔ دوسرے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ

تمام ہندوستان میں ایک نظام کے ماتحت جلسے

کرائے جائیں۔ اور ان میں مختلف مضامین پر لیکچر دلائے جائیں۔ میں نے دیکھا ہے اس وقت تک جتنی تقریریں ہوتی ہیں سب بے نظام ہوتی ہیں۔ آئندہ ہمیں چاہیئے کہ کچھ ایسے آدمی تیار کریں۔ جو عربی دان ہوں۔ اور کچھ ایسے آدمی تیار کریں۔ جو انگریزی دان ہوں۔ ہم خود انہیں لیکچر لکھوائیں۔ جس کے بعد وہ ہندوستان کے مختلف بڑے بڑے شہروں میں دورہ کریں۔ اور وہی لیکچر لوگوں کے سامنے بیان کریں۔ یہ لیکچر اسلامی مضامین کے متعلق بھی ہوں عام علمی مضامین کے متعلق بھی۔ اور ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں وغیرہ کے متعلق بھی۔ اسی طرح بعض مبلغ ہندوؤں۔ سکھوں کے متعلق تیار کئے جائیں۔ جو ان کے مضامین سے واقف ہوں۔

پچھلے دنوں مبلغین کا ایک دورہ

ہوا۔ اور وہ بڑے خوش خوش واپس آئے۔ کہ بڑی کامیابی ہوئی ہے۔ اور کامیابی سے مراد ان کی یہ تھی۔ کہ ہم نے اس موضوع پر خوب تقاریر کیں۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کو آپس میں ملکر رہنا چاہیئے۔ اور لوگوں نے خوب تعریف کی۔ حالانکہ یہ کامیابی تو خواجہ کمال الدین صاحب والی کامیابی ہے مضمون تو وہ ہونا چاہیئے۔ جن سے ان پر اختلافی مسائل کی حقیقت واضح ہو۔ میں یہ نہیں کہتا کہ دوسرے مضامین نہ ہوں۔ وہ بھی ہوں۔ لیکن جو اصل میدان ہے۔ اولی توجہ ادھر ہونی چاہیئے پس میں یہ تجویز کرتا ہوں۔ کہ

لیکچروں کے نوٹ

ان کو یہاں لکھوائے جائیں۔ اور انہیں کو وہ سارے ہندوستان میں مختلف مقامات پر بیان کرتے پھریں۔

بے شک اس طرح جو لیکچر امرتسر میں دیا جائے وہی لاہور میں دیا جائیگا۔ اور وہی جالندھر میں دیا جائے گا مگر اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ امرتسر والوں نے جو کچھ سنا وہ لاہور کے لئے پرانا نہیں۔ ان کے لئے وہ نیا اسی طرح لاہور والے جو سن چکے ہیں جالندھر راولپنڈی کے لئے وہ مضمون پرانا نہیں اس جگہ کے لئے وہ مضمون نیا ہو گا۔

خواجہ کمال الدین صاحب کی کامیابی بڑی وجہ

یہی تھی۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی کتب کا مطالعہ کر کے ایک لیکچر تیار کر پھر قادیان آ کر کچھ حضرت خلیفہ اول رضی اور کچھ دوسرے لوگوں سے اور اس طرح لیکچر مکمل کر لیتے۔ پھر اسے لے کر ہندوستان کے مختلف شہروں کا دورہ کرتے۔ اور خو ہوتے۔ وہ کہا کرتے تھے۔ کہ اگر بارہ لیکچر آدمی کے پاس تیار ہو جائیں۔ تو اسکی غیر معمولی شہرت ہو سکتی ہے۔ انہوں نے ابھی سات تیار کئے تھے۔ کہ ولایت چلے گئے۔ لیکن سات لیکچروں سے ہی بہت مقبول ہو گئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر ایک لیکچر بھی اچھی طرح کر لیا جائے۔ تو چونکہ وہ خوب یاد ہوتا لئے لوگوں پر اس کا اچھا اثر ہو سکتا ہے زمانہ میں اسی طرح ہوتا تھا۔ کہ صرف میر کا استاد ہوتا تھا۔ نحو میر کا الگ استاد ہوتا روٹی کا الگ استاد ہوتا تھا۔ اور کچی روٹی استاد ہوتا تھا۔ اور چاہیئے بھی اسی طرح لیکچرار ہوں۔ ان کو مضامین خوب تیار کرا دیئے جائیں۔ اور وہ باہر جا کر وہی لیکچر کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ سلسلہ کے مقصد کے تقریریں ہونگی۔ اور ہمیں یہاں بیٹھے بیٹھے کہ انہوں نے کیا بولنا ہے۔ اصلی لیکچر اسکے علاوہ اگر مقامی طور پر ضرورت ہو لیکچروں کے طور پر وہ اور کسی مضمون پر بھی

مضمون تیار کرنے کا طریقہ یہ ہو کہ وہ خود بھی تحقیق کریں اور دوسرے علماء بھی اس کے متعلق نوٹ لکھوائیں اور اس طرح ایک مجموعی نظر اس مضمون پر پڑ جائے اسی طرح ہر دورہ کے بعد ایک اور لیکچر تیار ہو جائے۔ اس طرح

مرکز کی نگرانی کے ماتحت

سلسلہ کی آواز سارے ہندوستان میں پھیل جائے گی۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر موجودہ صورت میں فی الحال تین چار آدمیوں کا ایک گروپ بنا دیا جائے۔ تو بھی کام چل سکتا ہے۔ اُن میں سے ایک عربی دان ہو ایک انگریزی دان ہو جو سیاسیات اور اقتصادیات کے متعلق لیکچر دے سکے اور ایک لیکچرار ایسا ہو جو مختلف مذہبی جماعتوں کے متعلق واقفیت رکھتا ہو مثلاً سکھوں کے متعلق یا برہمو سماجیوں کے متعلق یا مسز اینی بیسنٹ کی تھیوسافیکل سوسائٹی والوں کے متعلق اس طرح اگر ہمیں مناسب حال لیکچرار مل جائیں جو سارے ہندوستان کا دورہ کرتے رہیں۔ دو تین ماہ دورہ کریں پھر ایک دو ماہ قادیان آ کر آرام کریں اور پھر دورہ شروع کر دیں تو میں سمجھتا ہوں۔ اگر چوبیس ۲۴ پچیس ۲۵ لیکچرار آہستہ آہستہ تیار ہو جائیں تو اس سال میں بڑی بڑی تمام جگہوں پر تین تین چار دفعہ تقریریں ہو جائیںگی۔ اگر ایک جلسہ اور دوسرے جلسہ کے درمیان کا فاصلہ ایک ہفتہ رکھا جاتے اور پھر چھٹیاں بھی نکال دی جائیں تو ہر انسان چالیس لیکچر دے سکے گا۔ اگر تیس لیکچر بھی سمجھ لئے جائیں اور چوبیس آدمی ہوں تو اس کے معنے یہ ہونگے کہ

سال بھر میں سات سو بیس ۷۲۰ لیکچر

ہو جائینگے۔ اگر سو بڑے بڑے شہروں میں لیکچر دیئے جائیں تو سات لیکچر ایک شہر میں ہو جائیں گے۔ یہ کتنا عظیم الشان کام ہوگا۔ سات لیکچر ہونے کے معنے یہ ہیں۔ کہ لوگوں کو ہر دوسرے مہینے لیکچر سننے کا موقع مل جائے گا۔ اس کے لئے

نظارت دعوۃ وتبلیغ کو چاہیئے

کہ فوراً ایک ایک انگریزی دان۔ عربی دان ہندو سکھ مذاہب سے واقفیت رکھنے والے آدمی تیار کرے۔ ان کا کام یہ ہوگا کہ وہ تمام ہندوستان میں

دورہ کرکے تقریریں کریں۔ ان کے لئے تقاریر کا پروگرام مرکز تجویز کرے گا۔ ہاں اگر ضرورت کے موقع پر وہ کوئی اور لیکچر بھی کسی جگہ دیدیں تو اس میں حرج نہیں ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی جماعت میں تحریک کی جائے۔ کہ

بڑے بڑے شہروں کی جماعتیں

اپنے ہاں مشورہ کرکے ہمیں بتائیں کہ وہ کس کس وقت جلسہ کرانا چاہتی ہیں۔ میرے نزدیک اگر پنجاب میں جنوری۔ فروری اور مارچ کے مہینوں میں دورے کئے جائیں۔ اور اپریل کا مہینہ چھٹی کر دی جائے۔ کیونکہ یو۔پی میں اپریل مئی کے مہینوں میں شدید گرمی ہوتی ہے۔ اس لئے کام نہیں ہو سکتا۔ پھر جون۔ جولائی اور اگست میں یو۔پی اور بہار کا دورہ کیا جائے۔ اور ستمبر۔ اکتوبر نومبر اور دسمبر میں بنگال آسام کا دورہ ہو تو دو سال میں سارے ہندوستان کا دورہ ہو جائے گا۔ لیکن اگلے سال تک اگر دوسری پارٹی تیار ہو جائے۔ تو ان دو پارٹیوں میں سے ایک پارٹی شمالی ہند کا دورہ کر سکتی ہے۔ اور دوسری جنوبی ہند کا۔ اس طرح ایک ہی وقت میں سارے ملک میں آوازیں بلند کی جا سکتی ہیں۔ ان دوروں کے وقت جو اعتراضات ان مبلغین پر ہوں۔ وہ ان کو جمع کرتے چلے جائیں۔ اور جب وہ ایک مہینہ کی چھٹی پر قادیان آئیں۔ تو ان کی روزانہ مجلس ہو جس میں ان سوالوں کے جواب تیار کئے جائیں۔ اور جو مشکلات ان کو پیش آئیں۔ ان کو مدنظر رکھ کر

آئندہ پروگرام

بنایا جائے۔ اس طریق سے ایک ہی وقت میں بہت سے مقامات میں احمدیت کی آواز بلند کی جا سکتی ہے۔ اگر ہمارے پاس کافی تعداد میں آدمی تیار ہو جائیں۔ تو سارے ہندوستان میں منظم طور پر یہ

تبلیغی سکیم

جاری کی جا سکتی ہے۔ اگر ہمیں انگریزی میں تقریر کرنے والے چھ سات آدمی مل جائیں اور ان کے ساتھ عربی دانوں اور ہندی دانوں کو ملا کر چھ گروپ بنا دیئے جائیں تو بار بار سارے ہندوستان میں تقریریں ہو سکتی ہیں۔ اور تھوڑے وقت میں

بہت زیادہ کام سر انجام دیا جا سکتا ہے۔ اور ہم ہندوستان کے ہر گوشہ میں اپنی آواز پہنچا سکتے ہیں۔ اس طرح ہندوستان کے ہر بڑے شہر میں ہمارے مبلغین کو مجموعی طور پر سال میں قریباً تین ہفتے ٹھہرنے کا موقع مل جایا کرے گا۔

پس جہاں میں نظارت دعوۃ وتبلیغ کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ اس قسم کی تبلیغ کا انتظام کرے۔ وہاں میں

نوجوانوں کو تحریک

کرتا ہوں کہ وہ اپنی زندگیاں اس کام کے لئے وقف کریں۔ اور خدمت دین کرکے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے مورد بنیں۔ کسی کا یہ خیال کر لینا کہ

موجودہ مبلغوں میں سے

کسی مبلغ کو فارغ کر لیا جائے گا۔ درست نہیں کیونکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمارے موجودہ مبلغوں میں سے کوئی بھی اس کام کے لئے فارغ نہیں کیا جا سکتا۔ پہلے ہی مبلغین کے پاس اتنا کام ہے۔ جو ان کی طاقت سے بیسیوں گنا زیادہ ہے۔ پھر پہلے مبلغین کا کام اور قسم کا ہے۔ اور یہ کام اور قسم کا ہوگا۔ بہر حال ہم پہلے مبلغوں میں سے کسی کو فارغ نہیں کر سکتے۔ پس میں نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی زندگیاں دین کی اشاعت کے لئے وقف کرکے رضائے الٰہی کے مستحق بنیں۔

اس کے بعد میں

ایک چھوٹی سی بات

تجارت کے حصہ کے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ وقف تجارت کے متعلق دفتر تحریک جدید میں سو کے قریب درخواستیں آ چکی ہیں۔ اور ان میں سے بعض لوگ گھبرا گئے ہیں۔ کہ ہمیں درخواست دیتے ہوئے اتنی دیر ہو گئی ہے۔ لیکن ابھی تک ہمیں بلایا نہیں گیا۔ اور وہ بار بار اس کے متعلق خط لکھ رہے ہیں۔ حالانکہ ایسے کام کے لئے بہت لمبے وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ آخر ان لوگوں کو ایسے علاقوں میں بھجوا دینا جن کے متعلق ہمیں کچھ بھی علم نہیں کہ وہاں کے حالات کیسے ہیں۔ کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ بے شک وقف کرنے والے اپنی زندگی وقف کر دیتے ہیں۔ لیکن

ہمیں بھی تو عقل سے کام لینا چاہیئے۔ جس جگہ کے حالات کے متعلق نہ ہمیں خبر ہو نہ پتہ۔ اور نہ ہم وہاں کے حالات کا اندازہ لگا سکتے ہوں۔ ایسی جگہ کسی آدمی کو بھیجنا گویا اس کو ایسی مصیبت میں ڈالنا ہے۔ کہ ممکن ہے۔ وہ اس مصیبت کو برداشت نہ کر سکے۔ پس ہمیں جب تک ان علاقوں کے حالات کے متعلق پوری واقفیت نہ ہو جائے۔ ہم کیوں کسی کو مصیبت میں ڈالیں۔

تجارت کی اس سکیم کے لئے

ابتدائی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ اور یہ تجویز کیا گیا۔ کہ بمبئی میں تحریک جدید کی طرف سے ایک ایجنسی جاری کی جائے اور ہمارے دو تین آدمی کمیشن ایجنسی کا بمبئی میں تجربہ حاصل کریں۔ کیونکہ ایسے آدمیوں کا ملنا مشکل ہے۔ جو اس کام کے متعلق پہلے ہی تجربہ رکھتے ہوں۔ جب یہ اس کام کو سیکھ لینگے۔ تو ان کو مدراس۔ کراچی یا دوسری جگہوں میں پھیلا دیا جائیگا۔ اور ان کے ساتھ کچھ اور آدمی لگا دیئے جائیں گے۔ جن کو یہ لوگ کام سکھائیں گے۔ اس طرح تھوڑے تھوڑے آدمی کام سیکھتے چلے جائیں۔ اور کام پر لگتے چلے جائیں گے۔ ابتدا میں ہر علم کو سیکھنا پڑتا ہے کیونکہ بغیر سیکھے کوئی علم حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح

تجارت کا علم

بھی سیکھنے سے ہی آتا ہے۔ بیرونی ممالک میں سے بعض ملکوں میں ہمارے آدمی پہنچ چکے ہیں۔ اور ان کی طرف سے خط وکتابت جاری ہے۔ اور امید ہے۔ کہ جلدی ہی ان بیرونی ممالک اور ہندوستان میں تجارت کا کام شروع کر دیا جائیگا۔ مجھے محکمہ تجارت کی طرف سے یہ شکایت پہنچی ہے۔ کہ

احمدی صنّاع

ان کے ساتھ تعاون نہیں کرتے۔ اس کے برعکس غیر احمدی صنّاع ان سے ہر قسم کا تعاون کر رہے ہیں۔ بعض احمدی صناعوں سے کہا گیا کہ جو چیزیں وہ تیار کرتے ہیں۔ ان کا نمونہ دیں۔ لیکن ان میں سے کسی نے بھی نمونہ نہ دیا۔ اس کے مقابلہ میں سیالکوٹ کے ایک صناع نے جو غیر احمدی ہے محکمہ تجارت والوں کو لکھا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

238

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کہ میں اس کے لئے تیار ہوں۔ اور جب محکمہ والوں کی طرف سے اسے جلد جواب نہ پہنچا۔ تو وہ خود قادیان آیا اور کہا۔ کہ میں واپس جاتے ہی اپنے مال کے نمونے بھجوا دوں گا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ میں نے گذشتہ خطبات میں بیان کیا تھا۔ کہ

ہماری غرض تجارت کے ذریعہ

تبلیغی سنٹر قائم کرنا ہے۔ اگر بڑے بڑے شہروں میں ہمارے تجارتی مرکز قائم ہو جائیں۔ تو ان مرکزوں کے ذریعہ تبلیغ بہت آسانی سے وسیع کی جا سکتی ہے۔ اور جماعت پر کسی قسم کا مالی بوجھ بھی نہیں پڑے گا۔ دوسری غرض یہ ہے۔ کہ

جماعت میں صنعت وحرفت اور تجارت

کو ترقی دی جائے۔ اور صناعوں اور تاجروں میں ایک نظام قائم کر دیا جائے۔ اور ان کی ایک جماعت اور جتھہ بن جائے۔ اور وہ منظم طور پر دنیا میں ایسے پھیل جائیں جیسے کیکڑے کے پاؤں چاروں طرف پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور احمدی تاجروں کو تجارت میں اتنی طاقت حاصل ہو جائے۔ کہ ہر قوم ان سے مل کر تجارت کرنے پر مجبور ہو جائے۔ دنیا میں بعض قومیں بعض خاص قسم کی چیزوں کی تجارت کرتی ہیں۔ اور ان چیزوں پر ان کا قبضہ ہوتا ہے۔ گو عام طور پر وہ دوسری چیزوں کی بھی تجارت کر لیتی ہیں۔ لیکن وہ خاص چیز جس کی وہ تجارت کرتی ہیں۔ ان کی

تجارت کا محور اور ستون

ہوتا ہے۔ اور کوئی شخص اس کی تجارت میں ان کے مقابل پر آکر جیت نہیں سکتا۔ مثلاً بعض قومیں کپڑے کی تجارت کرتی ہیں۔ اور بعض چمڑے کی تجارت کرتی ہیں۔ لوگ عام طور پر ان کے ساتھ مل کر کام کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ میرے مدنظر یہ بڑی بڑی دو اغراض تھیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ

جماعت کے بعض افراد

میں ابھی اس چیز کی اہمیت کا احساس پیدا نہیں ہوا۔ میں نے اعلان کیا تھا۔ کہ صناع اور تاجر محکمہ تجارت سے تعلق قائم کریں۔ اور ہر رنگ میں ان سے تعاون کریں۔ لیکن میرے اس اعلان کے باوجود جو لوگ تعاون نہیں کرنا چاہتے۔ محکمہ تجارت کو چاہیئے۔ کہ ان کی پرواہ نہ کرے۔ ہماری غرض تجارت سے تبلیغ کو پھیلانا ہے۔ چاہے تبلیغ احمدیوں کے مال سے ہو۔ یا ہندوؤں اور سکھوں کے مال سے ہو۔ یا عیسائیوں کے مال سے ہو۔ یعنی ہم کمیشن ایجنسیاں قائم کر رہے ہیں۔ خواہ ہمیں کسی احمدی کے مال کی ایجنسی مل جائے۔ یا ہندو یا سکھ یا عیسائی فرم کی ایجنسی مل جائے۔ ہماری پہلی غرض ہر رنگ میں پوری ہو جائیگی۔ یعنی ہم اپنی تبلیغ کو دنیا کے ہر حصہ میں پھیلا سکیں گے۔ اگر ایک شخص کے پاس

سکھ فرم کی ایجنسی

ہے۔ اور اسے تبلیغ میں ہر قسم کی آسانی ہے اور وہاں اس کے حالات ایسے ہیں۔ کہ وہ خود بھی تبلیغ کر سکتا ہے۔ دوسروں سے بھی تبلیغ کرا سکتا ہے۔ اگر کوئی مبلغ اس کے پاس جائے۔ تو وہ اس کی تقریر کا انتظام کرا سکتا ہے۔ اور اس کے رستہ میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں۔ تو ہماری پہلی اور اصل غرض پوری ہو گئی۔ ہمارا اس میں کیا حرج ہے کہ تبلیغ سکھ کے مال سے ہو۔ یا کسی اور قوم کے مال سے۔ پس اگر

جماعت کے صناع اور تاجر

تعاون نہ کریں۔ تو بھی ہمارا پہلا نقطہ نگاہ پورا ہو جائیگا۔ اور دوسرے نقطہ نگاہ کے لحاظ سے بھی تحریک جدید کو کوئی نقصان نہیں۔ اگر ہماری تجارتی سکیم کامیاب ہو جائے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل اور اسکی نصرت سے تجارت کے کچھ حصہ پر ہم قابض ہو جائیں۔ اور ہماری تجارت ہندوستان اور بیرونی ممالک میں شروع ہو جائے۔ اور فرض کرو۔ کہ ہماری ہزار ایجنسیاں ہندوستان اور بیرونی ممالک میں قائم ہو جائیں۔ تو پھر حسرت انہیں لوگوں کو ہو گی۔ جنہوں نے محکمہ تجارت سے تعاون نہ کیا۔ کیونکہ اگر وہ تعاون کرتے تو ان کی چیزیں ہزار جگہ بکنے لگ جاتیں۔ پس محکمہ کو کسی طرح بھی نقصان نہیں۔ لیکن اگر فرض کیا جائے۔ کہ محکمہ کو اس کام میں اس کی نادانی اور ناواقفی کی وجہ سے کامیابی نہ ہو۔

پھر بھی ہمارا فائدہ

ہے۔ کہ ایک احمدی تاجر یا صناع کے چار پانچ روپے کے نمونے بچ گئے۔ گو عام طور پر کمیشن ایجنسی سے نقصان نہیں ہؤا کرتا۔ پس اس بات کی پروا نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ کوئی تعاون کرتا ہے یا نہیں کرتا۔ بلکہ

بار بار تحریک

کرتے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ ایک نیا کام ہے۔ اور ہر نئی چیز سے لوگ گھبراتے ہیں۔ اور جب بار بار وہی چیز ان کے سامنے آتی ہے۔ تو پھر اس سے مانوس ہو جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ

محکمے کی ناتجربہ کاری

ہے۔ کہ وہ اتنی جلدی گھبرا گئے ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہوتا۔ کہ ایک آواز اٹھائی جائے۔ تو سب لوگ فوراً اسکی طرف بھاگ پڑیں۔ بلکہ دنیا کا یہ قاعدہ ہے۔ کہ جب ایک کام کے متعلق کہا جائے۔ کہ یہ مفید ہے تو وہ لوگ جو اصل حالات سے واقف نہیں ہوتے۔ وہ اپنے علم اور کہنے والے کے علم کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور چونکہ ہر ایک کا علم الگ الگ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ لوگ اس کام کے کرنے میں تاخیر کرتے ہیں۔ اور جب ان پر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ یہ کام واقعی مفید ہے۔ تو خود بخود اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ صنعت وحرفت کرنا اور چیز ہے۔ اور صنعت وحرفت کو منظم کرنا اور چیز ہے۔ تجارت کرنا اور چیز ہے۔ اور تجارت کو منظم طور پر چلانا اور چیز ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جو شخص تجارت کی تنظیم کر سکتا ہو۔ وہ تجارت بھی اعلیٰ درجے کی کر سکتا ہو۔ یا جو شخص صنعت وحرفت میں کامیاب ہو۔ وہ اسکی تنظیم میں بھی کامیاب ہو۔ یا جو شخص تجارت میں کامیاب ہو۔ وہ اسکی تنظیم میں بھی کامیاب ہو۔ یا جو شخص صنعت وحرفت کی تنظیم میں کامیاب ہو۔ وہ صنعت وحرفت بھی اعلیٰ درجے کی جانتا ہو۔ یہ دونو

الگ الگ راستے

ہیں۔ اس لئے ضروری نہیں۔ کہ تمام صناع یا تاجر سیکرٹری تجارت کی بات فوراً مان لیں۔ یہ ایسی ہی بات ہے۔ جیسے سیکرٹری تجارت کسی کو کہے۔ کہ دو روپے جوہڑ میں ڈال دو۔ تو وہ کبھی بھی اس کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر سیکرٹری تجارت کسی کو کہے کہ دو روپے کا نمونہ جوہڑ میں پھینک دو۔ تو وہ کبھی بھی پھینکنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اور وہ نہ پھینکنے میں حق بجانب ہوگا۔ اسی طرح اس وقت عام لوگوں کے نزدیک سیکرٹری تجارت کو نمونہ دینا گویا جوہڑ میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ اس لئے وہ تعاون نہیں کرتے۔ پس گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ بار بار مختلف رنگوں میں تحریک کرتے رہنا چاہیئے۔ ابتداء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ جماعت کے لوگوں کو چندہ ضرور دینا چاہیئے۔ خواہ تین مہینہ میں ایک دھیلہ ہی دیں۔ لیکن آہستہ آہستہ تین ماہ میں ایک دھیلہ سے بڑھتے بڑھتے ہر ماہ ایک آنہ فی روپیہ تک پہنچ گیا ہے۔ بلکہ اگر دوسری تحریکوں کے چندوں کو بھی شامل کر لیا جائے۔ تو یہ دس فیصدی تک پہنچ جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بعض لوگ جو نکمے اور بے اثر ہیں وہ ایک آنہ فی روپیہ بھی چندہ نہیں دیتے۔ لیکن ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اکثر ایسے ہیں۔ جو بہت زیادہ چندہ دیتے ہیں۔ حالانکہ اس کی ابتدا تین ماہ میں ایک دھیلہ سے ہوئی تھی۔ پھر جن لوگوں کی وصیت ہے۔ ان میں سے بعض پندرہ فیصدی تک دیتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو تینتیس ۳۳ فیصدی تک دیتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں جو پچاس فیصدی تک بلکہ اس سے بھی زیادہ دیتے ہیں۔ اور ابھی ہم خوش نہیں۔ بلکہ سمجھتے ہیں کہ انہیں اس سے بھی زیادہ قربانی کرنی چاہیئے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین ماہ میں ایک دھیلے سے کام شروع کیا تھا۔ تو سیکرٹری صاحب تجارت کون ہیں۔ کہ ان کا کام پہلے دن ہی دو پیسہ سے شروع ہو۔ پس لوگوں کو بار بار تحریک کرتے رہنا چاہیئے۔ جو آج قائل نہیں وہ کل ہو جائینگے۔ جو کل قائل نہ ہونگے وہ پرسوں قائل ہو جائینگے۔ جو پرسوں قائل نہ ہونگے وہ اترسوں قائل ہو جائینگے اسکے بالمقابل میں احمدی صناعوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ وقت کی ضرورت کو پہچانیں اور جو بھی انکی صنعت ہو مثلاً کوئی بٹن بنا رہا ہے۔ کوئی سیاہی بنا رہا ہے۔ کوئی پالش بنا رہا ہے۔ وہ اپنے اپنے نمونے محکمہ تجارت کو بھجوا دیں۔ کیونکہ جہاں جہاں محکمہ کی ایجنسیاں قائم ہو گئی ہیں۔ وہاں کے لوگ نمونے مانگتے ہیں۔ اور محکمہ کے پاس نمونے نہ ہوں۔ تو اسے بہت دقت پیش آتی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے۔ کہ تاجروں

اور صناعوں کا عجیب قسم کا مطالبہ ہے کہ سلسلہ ان کی چیزوں کی ایڈورٹزمنٹ بھی کرے اور جب باہر سے ان چیزوں کے نمونے مانگے جائیں۔ تو قیمتاً خرید کر بھیجے۔ جو لوگ نمونے مفت دیں۔ ان کا مطالبہ تو کسیقدر صحیح تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جن لوگوں نے نمونے مفت نہیں دیئے۔ ان کا یہ مطالبہ کسی طرح درست نہیں۔ کہ ہماری چیزوں کے اشتہار بھی تم دو۔ اور اگر باہر سے ان چیزوں کے نمونے مانگے جائیں تو خرید کر بھیجو۔ ۔

آج کل تجارت میں

کامیابی کا سب سے بڑا راز

یہی سمجھا جاتا ہے کہ اشتہار سے کام لیا جائے اور اپنی چیز کو ملک میں زیادہ سے زیادہ شہرت دیجائے۔ انگلستان میں اس بات کا اسقدر خیال رکھا جاتا ہے کہ وبمبلے انگریزی بیلشن میں ایک تین آنے کی نب کے لئے اس کے مالک نے بائیس ہزار روپیہ دیکر ایک میز کی جگہ لی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تین آنے کی نب کے لئے آپ نے بائیس ہزار روپیہ خرچ کیا ہے۔ اس سے آپ کو کیا فائدہ ہوگا۔ اس نے کہا کہ یہ رقم تو کچھ بھی نہیں ہمارا ڈیلی میل میں روزانہ اشتہار چھپتا ہے اس کے لئے ہم پندرہ ہزار پونڈ سالانہ ڈیلی میل والوں کو دیتے ہیں۔ گویا سوا دو لاکھ روپے وہ اشتہار کے لئے ڈیلی میل والوں کو دیتے تھے۔ حالانکہ ان کو کوئی خاص کامیابی بھی نہ ہوئی۔ کیونکہ بعد میں میں نے وہ نب کسی کے پاس نہیں دیکھا۔ لیکن باوجود اس کے وہ لوگ اشتہارات پر بہت سا روپیہ خرچ کر دیتے ہیں تاکہ ان کے نام کی شہرت ہو جائے۔ اور دنیا کا یہ قاعدہ ہے کہ جس فرم یا جس کمپنی کا نام لوگوں نے سنا ہوا ہو اس کی چیز خرید لیں گے۔ قطع نظر اس کے کہ وہ چیز کسی کام کی ہے یا نہیں۔ پس

اپنی چیز کو شہرت دینا

اس زمانہ میں تجارت کا ایک ایسا حصہ ہے جس کے بغیر تجارت میں کامیابی نہیں ہو سکتی فرض کرو ایک شخص جس چیز کی شہرت نہیں وہ بازار میں اپنی چیز لے کر آیا۔ اور سارا بازار میں پھر گیا۔ لیکن اس سے کسی نے نہ خریدی تو اس کا بازار میں پھرنا بے فائدہ اور بیکار نہیں ہوگا، بلکہ دوسری دفعہ جب وہ آئے تو اسکو نئی واقفیت پیدا کرنے یا اپنی واقفیت کرانے کی ضرورت نہ ہوگی کیونکہ بازار کے لوگ اس کے متعلق جانتے ہونگے کہ ان کا فلاں چیز کا کارخانہ ہے۔ اور جس کو ضرورت ہوگی وہ اسے آرڈر دے کر اس سے لے لیگا۔ اور اس کا پہلی دفعہ آنا اسے نئی تحقیقات سے بچا لیگا۔ اور ایک دفعہ جب واقفیت ہو جائے تو پھر لوگ ہمیشہ تحقیقات نہیں کیا کرتے۔ میں حیران ہوں کہ تاجر لوگ ان باتوں کو ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔ لیکن پھر بھی انہیں اس طرف توجہ دلانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ بہرحال ہمارے محکمہ تجارت کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ اسے صناعوں سے تحریک کرتے رہنا چاہیئے اور بار بار لوگوں کو کہنا چاہیئے کہ جو

لوگ انہیں نمونے بھیجیں

ان کو وہ بنیاد کے طور پر استعمال کریں۔ اور اپنی عمارت کی اس پر بنیاد رکھیں۔ اور میں جماعت کے تاجروں اور صناعوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ محکمہ تجارت سے تعاون کریں۔ اور اپنی چیزوں کے نمونے اسے بھجوادیں۔ جن لوگوں کے نمونے آئینگے ہم ان کے لئے کوشش کرینگے کہ ہندوستانی اور بیرونی ممالک میں جہاں جہاں ہمارے آدمی موجود ہیں۔ وہاں ان کے نمونے بھجوادیں۔ پھر جس جس ملک سے مانگ آئے گی۔ اس کو مہیا کرتے چلے جائیں گے۔ پس جن لوگوں نے تجارت کے لئے زندگیاں وقف کی ہیں۔ ان کو گھبرانا نہیں چاہیئے اور جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ جوں جوں ان کے لئے کام نکلتا آئے گا ہم ان کو بلاتے جائینگے میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت

تینوں کی گھبراہٹ فضول

ہے۔ یعنی زندگیاں وقف کرنے والوں کی جلدی کرنا اور گھبرانا فضول ہے۔ ہم ان کے بلانے کیلئے آہستہ آہستہ انتظام کر رہے ہیں۔ اور تاجروں اور صناعوں کا بخل بھی غلط ہے۔ انہیں اپنے نمونے بھیجنے میں بخل سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ اور محکمہ تجارت کو بھی گھبرانے کی ضرورت نہیں اگر احمدی تاجر اور صناع ان کے ساتھ تعاون نہیں کرتے تو کوئی حرج نہیں ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں کے پاس بہت کام ہے۔ اور تمام تجارت انہیں کے ہاتھوں میں ہے۔ ان سے مل کر اپنے لئے تجارت کا میدان تیار کرنا چاہیئے احمدیوں کے پاس تو تجارت کا ایک فیصدی بھی نہیں بلکہ ایک فیصدی تو کیا

احمدیوں کے پاس تجارت

۲۴ کا کروڑواں حصہ بھی نہیں۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ کروڑویں حصے کا ½ حصہ بھی احمدیوں کے پاس نہیں۔ پس ان کے تعاون نہ کرنے سے گھبرانا خلاف عقل ہے +

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمام جماعتہائے احمدیہ اندرون ہند کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ۱۱ر نبوت مطابق ۱۱ر نومبر بروز اتوار یوم سیرت النبیؐ منایا جائے تمام جماعتیں اس روز پبلک جلسے منعقد کریں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مطہرہ پر تقاریر کرائی جائیں۔ جن میں جماعت احمدیہ کے نقطۂ نظر سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان واضح کی جائے (ناظر دعوت و تبلیغ)

مجلس مذہب وسائنس کے زیر اہتمام چھٹا علمی لیکچر

"نظام کائنات اور سائنس کی حدود" (حصہ سوم)

مجلس ہذا کے زیر اہتمام اب تک پانچ علمی لیکچر ہو چکے ہیں۔ اور وہ سب کے سب خدا تعالیٰ کے فضل سے اہم اور وسیع معلومات پر مشتمل تھے۔ اب اس سلسلہ میں چھٹا لیکچر انشاء اللہ العزیز مکرم ڈاکٹر چودھری عبد الاحد صاحب ایم۔ ایس سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قادیان "نظام کائنات اور سائنس کی حدود" پر فرمائیں گے۔ اس موضوع پر ڈاکٹر صاحب موصوف کا یہ تیسرا لیکچر ہے۔ جس میں فاضل لیکچرار اس امر پر روشنی ڈالیں گے۔ کہ زندہ اشیاء میں زندگی کے خواص کیا ہیں۔ نیز نباتاتی۔ حیواناتی اور انسانی زندگی میں کیا فرق ہے۔ اور آخر میں یہ ثابت کریں گے کہ انسان کائنات کا خلاصہ ہے۔

یہ لیکچر انشاء اللہ تعالیٰ بروز جمعرات بعد نماز مغرب مورخہ ۸ر نومبر کو مسجد مبارک میں ہوگا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اُمید ہے کہ ازراہ نوازش شمولیت فرمائیں گے۔ تشریحی سوالات کا بھی موقع دیا جائے گا۔ اور لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام ہوگا۔ ممبران مجلس اور دیگر صاحب علم حضرات سے استدعا ہے کہ تشریف لا کر مستفید ہوں۔ ممبران مجلس سٹیج کے قریب بیٹھیں تا سوالات کرتے وقت آسانی ہو۔

نوٹ :۔ پہلے یہ اعلان تھا کہ اجلاس مسجد اقصےٰ میں ہوگا۔ لیکن اب بعض حالات کے پیشِ نظر اعلان کیا جاتا ہے کہ اجلاس مسجد مبارک میں ہوگا۔ انشاء اللہ

نائب سیکرٹری "مجلس مذہب و سائنس" قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اعانتِ "الفضل"

موجودہ حالات میں اخبار کی قیمت بروقت ادا کر دینا ہی ایک بڑی اعانت ہے جن دوستوں نے ایسا نہ کیا۔ ان کے نام وی پی بھیجے گئے ہیں۔ اگر وہ ان کو وصول فرمالیں۔ تو یہ بھی اعانت کی ایک مؤثر صورت ہے

یہ بھی خیال رہے کہ عدم وصولی کی صورت میں وہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے ایمان پرور خطبات اور زندگی بخش ارشادات و ملفوظات کے مطالعہ سے یقیناً محروم ہو جائیں گے۔ کیونکہ ان کا پرچہ بند ہو جائے گا + والسلام

مینیجر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایک تجارتی سکیم

تاجر مبلغوں کو دس روپیہ کا لٹریچر پانچ روپے میں پہنچایا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ

یہ ایسا لٹریچر ہے جو اُردو و انگریزی ذاں طبقہ میں بفضل خدا آسانی سے فروخت ہو سکتا ہے۔ یہ کام صرف کوشش کر کے فروخت کرنے کا ہے۔ پھر تبلیغ کا کام وہ لٹریچر خود کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دس روپے کا لٹریچر پانچ روپے میں

بذریعہ وی۔ پی روانہ کیا جائے گا۔ ڈاک خرچ خاکسار کے ذمہ ہوگا۔ جو دوست وی پی نہیں منگوا سکتے ان کو لٹریچر پیشگی روانہ کیا جائے گا۔ وہ فروخت کر کے پانچ روپے روانہ کریں۔ اس طرح وہ بفضل خدا تاجر بھی ہو جائینگے احمدی مبلغ بھی ہو جائیں گے اور ہم خرما و ہم ثواب بھی ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالےٰ۔

ہمارے تاجر بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ بھی اپنا تجارتی مال ان کو سستی قیمت دیں تا

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تجارت کے ذریعہ تبلیغ کی عظیم الشان سکیم

بفضل خدا بہت جلد عملی جامہ پہن لے

ہمارے ایک احمدی بھائی ۲۵ سال سے ریلوے مسافروں کو لٹریچر فروخت کرنے کا کام کرتے ہیں۔ اب ان کی یہ تجارت بفضل خدا ایسی ترقی کر گئی ہے کہ وہ ماہوار ۱۰۰ سے سوا ۱۲۵ سو روپیہ کما لیتے ہیں۔

خاکسار عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

رائل انڈین نیوی میں
لڑکوں کی بھرتی

لڑکے جو کہ ملاح بننے کے خواہشمند ہوں اور رائل انڈین نیوی میں مستقل مستقبل بنانا چاہیں۔ ذیل کے فوجی بھرتی کے دفتروں پر نومبر ۱۹۴۵ء کے دوران میں کسی کاروباری دن پر حاضر ہوں۔

ریکروٹنگ دفتر — دہلی
" " — جالندھر
" " — لاہور
" " — راولپنڈی
" " — پشاور

تعلیم:۔ آٹھویں جماعت تک عمر ۱۵ سے ۱/۲ ۱۶ سال تک

اس شاخ میں بھرتی ہونے کے لئے والدین کی اجازت از حد ضروری ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے کسی نزدیکی ریکروٹنگ افسر کو لکھیں۔

امیرو! غریبوں کا بھی کچھ خیال کرو

(آپکی دولت اور زندگی بیکار ہے اگر یہ حیرت انگیز ادویات غریبوں کے لئے موجود نہ ہوں)

سرپ ناشک — بغیر مارے اپنی عجیب و غریب طاقت سے سانپوں کو بھگا دینے والی اور کاٹے ہوئے انسانوں حیوانوں کو ملک الموت کے پنجہ سے بچانے والی دوا جو عرصہ پچیس سال سے لاکھوں زندگیوں کو بچا چکی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ چار آنہ (دیکھیں)

بچھو وش ناشک — بچھو کے زہر کو ایک سکنڈ میں جادو کی طرح اتار کر روتے ہوئے انسانوں کو ہنسا دینے والی دوا۔ قیمت فی شیشی دس آنے۔

جور ناشک — ملیریا اور ہر قسم کے بخارات کو ایک روز میں بھگا دینے والی ہندوستانی جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ حیرت انگیز دوا۔ قیمت چالیس گولی ایک روپیہ چار آنہ (دیکھیں)

درد ناشک — سر سے لے کر پاؤں تک کہیں بھی کیسا ہی درد کیوں نہ ہو۔ نیز عورتوں کے ماہواری کے درد میں جادو کی طرح اثر دکھانے والی عجیب و غریب دوا قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ

ہیضہ ناشک — لوگ کہتے ہیں کہ یہ دوا نہیں ہے۔ بلکہ ہیضہ کے مریض کی جان بچانے کے لئے ایک "خدائی طاقت" ہے۔ جب ہی تو اس کا نام لوگوں نے "سنجیونی بوٹی" رکھ لیا ہے در حقیقت ہندوستانی جڑی بوٹیوں کا ایک کرشمہ ہے۔ جو مریض کو موت کے پنجہ سے بچاتا ہے۔ قیمت بھی فوائد کے مقابلہ میں نہیں کے برابر ہے۔ یعنی چالیس گولی ایک روپیہ چار آنہ۔ جو کہ چار مریضوں کی جان بچانے کے لئے کافی ہیں۔

نوٹ:۔ اوپر کی قیمت صرف لاگت خرچ ہے اور یہ سب ادویات کارخانہ ہذا ایں ہر قوم کے غریبوں کو مفت تقسیم ہوتی ہیں اور باہر ہزار ہا آدمی درجنوں منگوا کر غریبوں کو مفت تقسیم کرتے ہیں۔ ایسے صاحبان کے لئے سپیشل رعایتی ریٹ مقرر ہیں یعنی سرپ ناشک۔ درد ناشک۔ جور ناشک۔ ہیضہ ناشک فی درجن بارہ روپے۔ بچھو ناشک فی درجن چھ روپے محصول ڈاک علیحدہ لگتا ہے۔ آپ بھی غریبوں کو مفت تقسیم کر کے ثواب حاصل کریں اور ان ادویات کو ہر وقت گھر میں موجود رکھیں نہ معلوم کس وقت مصیبت آن پڑنے پر آپ اپنی نیز دوسروں کی حفاظت کر سکیں۔ سپیشل رعایتی ریٹ آدھے آدھے درجن سے کم پر لاگو نہ ہوگا۔ اور دو روپیہ سے کم کی ادویات وی پی نہیں بھیجی جائیں گی محصول ڈاک کم از کم تیرہ آنے لگتا ہے

پتہ رائے صاحب کے ایل شرما اینڈ سنز رئیس اینڈ بینکرز (۲۲) جگادھری (پنجاب)

ہزاروں کے تحفے

اُونی سٹاکنگ
سویٹر
مفلر
اور جرابیں
کنٹرول قیمت پر خریدیں

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۶ نومبر۔ آج انڈین نیشنل آرمی کے تینوں ملزموں کا مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ شروع میں وکیل صفائی بھولا بھائی ڈیسائی کی جج ایڈووکیٹ سے کچھ جھڑپ سی ہوئی۔ اس کے بعد ملزموں کے خلاف پہلے گواہ لیفٹیننٹ ڈی سی ناگ کی شہادت شروع ہوئی جس میں انہوں نے بتایا۔ کہ تینوں ملزمین سبھاش بوس کی فوج میں خاص پوزیشن رکھتے تھے۔ اور انہوں نے اس فوج کی بھرتی میں بہت سرگرمی سے کام لیا۔ گواہ نے بتایا۔ کہ اس فوج میں رجمنٹوں کے نام گاندھی رجمنٹ۔ آزاد رجمنٹ اور نہرو رجمنٹ تھے۔

دہلی ۶ اکتوبر۔ گورنمنٹ آف انڈیا اس بات پر غور کر رہی ہے۔ کہ جو ابرک باہر جاتا ہے۔ اس پر ٹیکس عائد کیا جائے۔ اور ٹیکس سے وصول شدہ رقم کو کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی اصلاح و بہبود پر خرچ کیا جائے۔

حیدرآباد ۶ اکتوبر۔ ہز ہائینس نظام دکن نے وائسرائے ہند کو ایک برقیہ میں تحریر کیا ہے۔ کہ قضیہ فلسطین کو جلد سلجھانے کی کوشش کی جائے۔ اس کے جواب میں لارڈ ویول نے لکھا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ مسلمانانِ ہند کو عرب فلسطین سے بہت ہمدردی ہے میں اس معاملہ کو بہت جلد وزیر ہند کے سامنے پیش کروں گا۔

یروشلم ۶ اکتوبر کل رات حیفہ میں اور اس کے جنوب میں ریسرچ لائیٹس دیکھی گئیں۔ مگر کوئی مفسدہ رونما نہیں ہوا۔ عرب لیگ نے اس امر کے استرداد میں کہا۔ کہ یہ غلط ہے۔ کہ عرب یہودیوں کو یورپین ممالک میں آباد ہو جانے کی وجہ سے فلسطین میں لبانے پر رضامند ہو جائینگے۔

چنکنگ ۶ نومبر۔ کمیونسٹوں اور سنٹرل گورنمنٹ کی فوجوں میں ابھی تک کہیں کہیں لڑائی ہو رہی ہے۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سنٹرل گورنمنٹ کی فوجیں صرف اندفاعی جنگ لڑ رہی ہیں۔ مگر ایک بڑے فوجی افسر نے اس کی تردید کر دی ہے۔

ٹوکیو ۶ نومبر۔ شہنشاہ جاپان نے آسائش و زیبائش کے سامان کو بیچ کر بھوکے جاپانیوں کے لئے خوراک خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ملکہ جاپان اپنا جواہرات کا تاج بھی اس غرض کے لئے دیدینگی۔

واشنگٹن ۶ نومبر۔ فار ایسٹ ایڈوائزری کانفرنس کا اجلاس واشنگٹن میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس وقت تک روس کی شمولیت کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

لاہور ۶ نومبر۔ بتیس سال تک پنجاب لیجسلیچرز کی صدارت کرنے کے بعد چودھری شہاب الدین صاحب سپیکر پنجاب اسمبلی نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ نے انہیں ان کی خدمات کے صلے میں ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار پنشن دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ کی عمر ۸۰ برس کے لگ بھگ ہے۔

دہلی ۵ نومبر۔ کمرہ عدالت میں پنڈت جواہر لال نہرو ایک بیرسٹر کا لباس پہن کر آئے۔ آپ نے بتیس سال کے بعد ایک بیرسٹر کا لباس پہنا۔

لاہور ۵ نومبر۔ کل اور آج ۱۴ کانگرسی لیڈروں۔ ورکروں اور طلباء کو پولیس نے گرفتار کیا ہے۔

کلکتہ ۵ نومبر۔ مولانا آزاد صدر کانگرس نے آزاد ہند فوج کے متعلق پنڈت جواہر لال نہرو مسٹر رگھو نندن سرن اور مس خورشید نارو جی پر مشتمل ایک انکوائری کمیٹی مرتب کی ہے۔

کلکتہ ۵ نومبر۔ کانگرس پریذیڈنٹ مولانا ابوالکلام آزاد نے آسٹریلیا میں مقیم ان ہندوستانی ملاحوں کو مبارکباد دی ہے۔ جنہوں نے سڈنی سے انڈونیشیا کو جانے والے چار ڈچ جہازوں کو روک رکھنے کے لئے اقدام کیا ہے۔ نیز سڈنی کی انڈونیشیا انڈیپنڈنٹس کمیٹی کو یقین دلایا ہے۔ کہ ان کی ہر ممکن امداد اور حمایت کی جائے گی۔

بوڈاپسٹ ۵ نومبر۔ آج عدالت کی طرف سے ہنگری کے سابق وزیر اعظم کو پھانسی کی سزا کا حکم دیا گیا۔ عدالت کی طرف سے سزائے موت ملنے پر وزیر اعظم نے مطالبہ کیا۔ کہ اس فیصلہ کو فوراً عملی جامہ پہنایا جائے۔ وزیر اعظم نے رحم کی درخواست نہیں کی۔

لنڈن ۵ نومبر۔ کل فلسطین میں جائیدادوں کو نقصان پہنچانے کے لئے جو پہلے سے ہی سوچی سمجھی ہوئی تحریک جاری ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انتہا پسند یہودی لیڈر قانون کو اپنے ہاتھ میں لے رہے ہیں۔ برطانی حکومت نے عرب اور یہودی لیڈروں کو فلسطین کے مستقبل کے متعلق جو ناتسلی بخش جواب دیا ہے۔ اسی کی وجہ سے اعتدال پسند یہودی لیڈروں کی پوزیشن بھی بہت کمزور ہو گئی ہے۔

کانڈان ۴ نومبر۔ آج یہاں بیان کیا گیا۔ کہ مختلف قوموں کے ۶۱ ہزار مرد اور عورتیں جن کو جاپانیوں نے بیگار پر لگایا ہوا تھا۔ سیام کے جنگل میں ریلوے لائنیں تعمیر کرتے کرتے مر گئے یا غائب ہو گئے۔

لاہور ۵ نومبر۔ آج حکومت پنجاب کے ایک غیر معمولی گزٹ میں پنجاب اسمبلی کے ۶ نومبر سے توڑے جانے کا اعلان کیا گیا ہے۔

کلکتہ ۵ نومبر۔ "امرت بازار پتریکا" کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ آزاد ہند فوج کے چار اسیروں کو معافی دے دی گئی ہے۔ جنہیں سزائے موت دی گئی تھی۔

بیت المقدس ۵ نومبر۔ شمالی فلسطین کے فوجی کمانڈر نے حیفہ کے علاقہ میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے۔

نواب گنج ۵ نومبر۔ نواب گنج میں مسجد کے قریب سکھ جلوس گذرا۔ باجا بجنے پر سکھ مسلم فساد ہو گیا۔

لنڈن ۶ نومبر۔ برطانی ماہرین نے ملیریا کو ختم کرنے کے لئے ایک نئی دوائی ایجاد کی ہے۔

فوجی احباب نوٹ کرلیں

حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ موجودہ جنگ میں شریک ہونے والے فوجیوں کے نام چاہے وہ اس وقت ملازمت میں ہوں یا ملازمت سے سبکدوش ہو چکے ہیں۔ اگر پہلے پنجاب اسمبلی کے ووٹران میں درج نہ ہوئے ہوں۔ تو وہ اب مقررہ فارم پر درخواستیں دیکر ووٹر بن سکتے ہیں۔ جو فوجی اس وقت ملازمت میں ہیں۔ وہ اپنی درخواستیں اپنے کمان افسر کی تصدیق کے ساتھ متعلقہ ڈپٹی کمشنروں کو جلد بھجوا دیں۔ وہ درخواستیں جو ۲۰ ماہ حال سے قبل ڈپٹی کمشنر صاحب کے دفتر میں نہ پہنچیں گی۔ ان کا اندراج نہ ہو سکے گا۔ قادیان اور تحصیل بٹالہ کے احمدی نوجوان ایک بہت بڑی تعداد میں فوج میں ملازم ہیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی درخواستیں کمان افسر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بصیغہ رجسٹری ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کو بھجوا کر مجھے بھی اطلاع کر دیں۔ چونکہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے اس میں ہرگز کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔ درخواست کا مقررہ فارم ذیل میں درج ہے:-

فارم نمبر ۱۵ (قاعدہ نمبر ۵)

فہرست رائے دہندگان پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی

درخواست بغرض اندراج نام

منکہ __________ پسر __________

ذات __________ پیشہ __________

عمر __________ ساکن __________

جنگی ملازمت سے واپس آچکا ہوں / تاحال جنگی ملازمت میں ہوں

درخواست کرتا ہوں کہ میرا نام فہرست رائے دہندگان __________

متعلقہ موضع ذیل __________ قصبہ وغیرہ و وارڈ وغیرہ تھانہ __________ تحصیل __________

ضلع __________ میں درج کیا جائے۔

مجھے حسب ذیل صفات رائے دہندگی حاصل ہے

(الف) نوعیت اور عرصہ فوجی ملازمت جو میں نے انجام دی ہے۔ __________

(ب) میرے ووٹر بننے کی یہ صفات ہیں __________

اس درخواست کی تائید میں حسب ذیل دستاویزات اور ثبوت پیش کرتا ہوں __________

میں اپنے علم و اطلاع کے مطابق اس درخواست کو صحیح تصدیق کرتا ہوں

دستخط کئے گئے بمقام __________ بتاریخ __________ ۱۹۴۵ء

دستخط یا نشان انگوٹھا درخواست کنندہ

۱۱ نومبر تک پہنچ جانا چاہئے

(ناظر امور عامہ)